

## از عدالت الاعظمیٰ

میسرز ایس۔ سی کمباٹا اینڈ کو۔ پرائیویٹ لمیٹڈ، بمبئی

بمقابلہ

کمشنر اضافی منافع ٹیکس، بمبئی

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

اضافی منافع ٹیکس۔ تشخیص۔ تھیٹر اور ریستورنٹ کی فروخت۔ خیر سگالی۔ قدر کی۔ حساب کا اصول۔  
اضافی منافع ٹیکس ایکٹ، 1940 (XV آف 1940)۔

اپیل کنندہ نے مختلف کاروبار کیے اور ان میں سے ایک تھیٹر اور ریستورنٹ چلانا تھا۔ اکتوبر 1943  
میں ایک ذیلی کمپنی بنائی گئی جو تھیٹر کے احاطے کو اپریل 1944 سے دیے گئے لیز کے تحت استعمال کر رہی تھی۔  
اضافی منافع ٹیکس کے لیے دونوں کمپنیوں کے سرمائے کا کام کرتے ہوئے، پانچ لاکھ روپے کا دعویٰ ماتحت کمپنی  
کے سرمائے کے حصے کے طور پر خیر سگالی کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔

ہائی کورٹ کے حوالے سے اس نے کہا کہ ٹریبونل کو خیر سگالی کی قدر کی اجازت دینی چاہیے تھی جسے وہ  
منتقلی کی تاریخ میں مناسب سمجھتا تھا۔ اس کے بعد ٹریبونل نے صرف ذیلی کمپنی کو سائٹ کے لیز ہولڈ کی قیمت کو  
مد نظر رکھا، اور اس نتیجے پر پہنچا کہ تھیٹر کے کاروبار سے اس طرح کوئی خیر سگالی حاصل نہیں کی گئی تھی اور جو بھی خیر  
سگالی سائٹ سے متعلق تھی۔ خود تعمیر کیا، اور خیر سگالی کی قیمت کا تخمینہ دو لاکھ روپے لگایا۔ زائد منافع ٹیکس ایکٹ  
کے دفعات 66 (1959) 36 آئی ٹی آر (222) اور 66 (2) کے دفعہ 21 کے ساتھ پڑھیں، پٹیشن کو  
ٹریبونل اور ہائی کورٹ کے ذریعے مسترد کر دیا گیا، اپیل کنندگان خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل میں آئے۔

ایک کاروبار کی خیر سگالی کو وسیع تر انداز میں غور کرنے کی ضرورت ہے کو منعقد کیا۔ یہ مختلف حالات یا  
ان کے مجموعہ پر منحصر تھا۔ نوعیت، مقام، خدمت، کاروبار کی حیثیت، اسے چلانے والوں کی ایمانداری اور  
مسابقت کا فقدان اور بہت سے دوسرے عوامل انفرادی طور پر یا اکٹھے اس خیر سگالی کو بنانے میں کامیاب ہوئے،  
حالانکہ علاقے نے ہمیشہ نمایاں کردار ادا کیا۔ محلہ شفٹ ہو جائے، خیر سگالی ختم ہو جائے لیکن یہ سب کچھ نہیں تھا۔  
اپنی مرضی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی طاقت ایک یا زیادہ دوسرے عوامل پر بھی منحصر ہے۔

فوری معاملے میں قانون کا سوال پیدا ہوا کہ کیا ایروس تھیٹر اینڈ ریسٹورنٹ لمیٹڈ کی خیر سگالی کا حساب قانون کے مطابق کیا گیا؟

کروٹ ویل بمقابلہ لائی (1810) 335 Ves. 17، ٹریگو بمقابلہ ہنٹ، (1896) اے۔سی 7 (ایچ۔ایل)، ان لینڈ ریونیو کمشنرز بمقابلہ مولر اینڈ کوز۔ مارگرین، لمیٹڈ، 1901 اے۔سی 217 (ایچ۔ایل)، ڈینیل بمقابلہ فیڈرل کمشنر آف ٹیکسیشن، (1928) 42 سی ایل آر، 296 اور فیڈرل کمشنر آف ٹیکسیشن بمقابلہ ولیم سن، (1943) 67 سی۔ایل۔آر۔561، زیر بحث۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 776 اور 777 آف 1957۔

انکم ٹیکس درخواست نمبر 48 آف 1956 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 25 ستمبر 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کے ذریعے اپیلیں اور انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل اور 17 مارچ 1954 کے فیصلے اور حکم سے بمبئی، ای۔پی۔ٹی۔ اے نمبرات بالترتیب 757، 903 اور 944 آف 1948-49۔

اے۔وی۔وشوانا تھ ساستری اور جی۔گوپال۔کرشنن، اپیل کنندگان کیلئے۔

اے۔این۔کرپال اور ڈی۔گپتا، مدعا علیہ کیلئے۔

30 نومبر 1960 کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ۔ یہ دو اپیلیں ہیں، خصوصی اجازت کے ساتھ، بمبئی ہائی کورٹ کے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 66(2) کے تحت ایک درخواست کو مسترد کرنے اور انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل کے حکم کے خلاف، جس کے سلسلے میں بمبئی نے ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی تھی۔ میسرز ایس۔سی۔کمباٹا اینڈ کو۔(پرائیویٹ) لمیٹڈ، بمبئی نے یہ اپیلیں دائر کی ہیں، اور کمشنر آف ایکسس پرافٹس ٹیکس، بمبئی، جواب دہندہ ہیں۔

ہم ان اپیلوں میں تین قابل چارج اکاؤنٹنگ ادوار کے ساتھ فکر مند ہیں، ہر ایک بالترتیب 31 دسمبر کو ختم ہوتا ہے، سال 1943 سے شروع ہوتا ہے اور سال 1945 پر ختم ہوتا ہے۔

اپیل کنندگان مختلف کاروبار کرتے ہیں، اور ایسا ہی ایک کاروبار تھیٹر اور ریسٹورنٹ چلانا تھا، جسے ایروز تھیٹر اور ریسٹورنٹ کہتے ہیں۔ اکتوبر 1943 میں ایروس تھیٹر اینڈ ریسٹورنٹ لمیٹڈ کے نام سے ایک ذیلی کمپنی بنائی گئی۔ ذیلی کمپنی کا ادا شدہ سرمایہ 7,91,100 روپے تھا جس کو 100 روپے کے 7,911 حصص میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کمپنی کو 7,901 حصص اثاثہ جات، خیر سگالی، سٹاک ان ٹریڈ اور بک قرضوں کی مد میں الاٹ کیے گئے تھے جنہیں ذیلی کمپنی نے اپنے قبضے میں لے لیا تھا، اور بقیہ 10 شیئرز کمباٹا خاندان کے پاس تھے۔ منتقل کیے گئے اثاثے درج ذیل تھے:

	اثاثے
1,28,968 روپے	اثاثوں کی منتقلی
40,000 روپے	اسٹاک میں تجارت
100 روپے	بک قرضے
1,69,068 روپے	

انہوں نے 6,21,032 روپے کے کیپیٹل ریزرو کے ساتھ مل کر 7,90,100 روپے کی رقم بنائی۔  
ذیلی کمپنی کی کتابوں میں، شیئر کیپیٹل اکاؤنٹ کو الگ سے دکھایا گیا تھا:

مختلف اثاثوں کے اکاؤنٹ میں ڈیبٹ ہوئے۔	2,50,000 روپے
خیرسگالی اکاؤنٹ میں ڈیبٹ ہو گئے۔	5,00,000 روپے
اسٹاک ان ٹریڈ اکاؤنٹ میں ڈیبٹ ہو گئے۔	40,000 روپے
بک ڈیبٹ اکاؤنٹ میں ڈیبٹ ہو گئے۔	100 روپے

اس طرح یہ ظاہر ہوگا کہ اپیل کنندگان کے کھاتوں کی کتابوں میں خیرسگالی الگ سے نہیں دکھائی گئی تھی، بلکہ صرف ذیلی کمپنی کے کھاتوں میں دکھائی گئی تھی۔ اضافی منافع ٹیکس کے لیے دونوں کمپنیوں کے سرمائے کا تعین کرتے ہوئے، ماتحت کمپنی کے سرمائے کے حصے کے طور پر 5,00,000 روپے کی رقم کا خیرسگالی کے طور پر دعویٰ کیا گیا۔ محکمہ کے ساتھ ساتھ ٹریبونل دونوں نے کہا کہ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کا سیکشن 8(3) لاگو ہوتا ہے۔ اور سرمائے کو نکالنے میں خیرسگالی کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔ ٹریبونل نے کیس بیان کرنے سے انکار کر دیا، لیکن ہائی کورٹ نے ہدایت کی کہ دوسروں پر ایک ریفرنس بنایا جائے، جو کہ درج ذیل ہیں:

"(1) کیا کیس کے حقائق پر، ایپیلٹ ٹریبونل نے زائد منافع ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 8(3) کو لاگو کرنا

درست تھا؟

(2) کیا تخمینہ دار کے کاروبار میں لگائے گئے سرمائے کی گنتی میں، ٹریبونل نے خیرسگالی کی قیمت یا اس

کے کسی حصے کو شامل نہ کرنے میں غلطی کی؟"

ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے اور حکم سے پہلے سوال کا جواب نفی میں اور دوسرے کا اثبات میں دیا۔ اس

میں کہا گیا کہ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 8 کی ذیلی دفعہ (5) نہ کہ ذیلی دفعہ (3) کا اطلاق ہوتا ہے۔

لہذا، اس نے کہا کہ "ٹریبونل کو خیرسگالی کی قدر کی اجازت دینی چاہیے تھی جو اسے منتقلی کی تاریخ میں مناسب لگتا

تھا۔"

جب یہ معاملہ دوبارہ ٹریبونل کے سامنے گیا تو تین حلف نامے اور آرکیٹیکٹس کی ایک فرم کی جانب سے ویلیوایشن رپورٹ داخل کی گئی۔ آرکیٹیکٹس کی رپورٹ کے مطابق خیرسگالی کی رقم 25 لاکھ روپے تھی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ذیلی کمپنی 20 نومبر 1944 کو دی گئی لیز کے تحت 1 اپریل 1944 سے شروع ہونے والے تین سال کے لیے 100 روپے کے کرایہ پر احاطے کا استعمال کر رہی تھی۔ 9,500 ماہانہ۔ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ تھیٹر کے کاروبار سے اس طرح کوئی خیرسگالی حاصل نہیں کی گئی تھی، اور جو بھی خیرسگالی تھی، وہ سائٹ اور عمارت سے متعلق تھی۔ اس کے بعد انہوں نے اس بات پر غور کیا کہ ذیلی کمپنی کی منتقلی کی تاریخ پر خیرسگالی پر کیا قدر مقرر کی جانی چاہیے جیسا کہ ہائی کورٹ کی ہدایت ہے۔ انہوں نے اپنے نتائج تک پہنچنے میں بعض عوامل کو مد نظر رکھا۔ انہوں نے سب سے پہلے کاروبار کی کمائی کی صلاحیت پر غور کیا، اور کہا کہ 1942 سے پہلے کاروبار نے منافع نہیں کمایا تھا، اور یہ کہ Eros تھیٹر اور ریستورنٹ کا نام خود ہی کوئی خیر خواہ نہیں تھا۔ لہذا، انہوں نے اس بات پر غور کیا کہ لیز سے منسلک واحد خیرسگالی، جسے ٹریسٹیز نے ایروز تھیٹر اینڈ ریستورنٹ لمیٹڈ کو دیا تھا، اور خیرسگالی کو ماتحت کمپنی کو لیز کی قیمت کے طور پر شمار کرتے ہوئے، انہوں نے محسوس کیا کہ ایروز تھیٹر اینڈ ریستورنٹ، لمیٹڈ کے ہاتھ میں نیک نیتی کی قیمت کا 2 لاکھ روپے مادی وقت میں ایک آزادانہ تخمینہ تھا۔

اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 21 کے ساتھ پڑھے گئے دفعہ 66(1) اور 66(2) کے تحت درخواستیں بالترتیب ٹریبونل اور ہائی کورٹ نے مسترد کر دی تھیں۔ لیکن اپیل کنندگان نے اس عدالت سے خصوصی رخصت حاصل کی، اور یہ اپیلیں دائر کیں۔

ہماری رائے میں اس معاملے میں قانون کا سوال پیدا ہوا کہ آیا Eros Theatre and Restaurant, Ltd. کی خیرسگالی کا حساب قانون کے مطابق کیا گیا؟ ایسا لگتا ہے کہ ٹریبونل نے صرف ذیلی کمپنی کو سائٹ کے لیز ہولڈ کی قیمت کو مد نظر رکھا ہے، اور دیگر تحفظات کو مسترد کر دیا ہے جو کہ کسی کاروبار کی خیرسگالی کے لیے ہیں۔ کوئی شک نہیں، کروٹھول بمقابلہ لائی (1810) 335, 346 (17 Ves.)، لارڈ ایلڈن، ایل سی نے مشاہدہ کیا کہ خیرسگالی "اس امکان سے زیادہ کچھ نہیں کہ پرانے گاہک پرانی جگہ کا سہارا لیں گے"۔ لارڈ ایلڈن کی طرف سے دی گئی وضاحت کو ہمیشہ حد سے زیادہ نگ سمجھا جاتا ہے۔ اس معاملے کو کاروبار کی نوعیت پر غور کرنا ہوگا، کیونکہ ایک عوامی سرائے کی خیرسگالی اور ایک بڑے ڈیپارٹمنٹل اسٹورز کی خیرسگالی کو ایک جیسے اصولوں پر شمار نہیں کیا جاسکتا۔ ہاؤس آف لارڈز نے اس معاملے پر دو صورتوں میں غور کیا ہے۔ پہلی صورت ٹریگو بمقابلہ ہنٹ (1896) 7 (H.L.) A. C. ہے، جہاں پہلے دی گئی تمام تعریفوں پر غور کیا گیا تھا، اور لارڈ میکناگھٹن نے مشاہدہ کیا کہ خیرسگالی ہے "پورا فائدہ، خواہ وہ ساکھ اور تعلق کا کچھ بھی ہو۔ فرم

کی، جو برسوں کی ایمانداری سے بنائی گئی ہو یا پیسے کے شاہانہ خرچ سے حاصل کی گئی ہو۔ "ان لینڈ ریونیو کمشنرز بمقابلہ مولر اینڈ کمپنی کی مارجرین، لمیٹڈ (1001) اے سی 217 (ایچ ایل)) میں رپورٹ ہونے والے بعد کے معاملے میں، پی پی 223 اور 224 پر لارڈ میکناگھٹن نے مندرجہ ذیل مشاہدات کیے:

"خیر خواہی کیا ہے؟ یہ ایک ایسی چیز ہے جسے بیان کرنا بہت آسان ہے، اس کی تعریف کرنا بہت مشکل ہے۔ یہ کسی کاروبار کی نیک نامی، شہرت اور تعلق کا فائدہ اور فائدہ ہے۔ یہ پرکشش قوت ہے جو حسب ضرورت لاتی ہے۔ یہ ایک چیز ہے جو ایک پرانے کاروبار کو نئے کاروبار سے اس کے پہلے آغاز میں ممتاز کرتی ہے اگر خیر سگالی کے تمام معاملات میں ایک صفت مشترک ہے تو وہ مقامیت کی صفت ہے۔ کیونکہ خیر کا کوئی آزاد وجود نہیں ہے، یہ خود قائم نہیں رہ سکتا۔ یہ ایک کاروبار سے منسلک ہونا ضروری ہے کاروبار کو تباہ کر دیں، اور اس کے ساتھ نیک نیتی ختم ہو جائے، اگر چہ ایسے عناصر باقی رہ جائیں جو شاید اکٹھے ہو کر دوبارہ زندہ ہو جائیں۔"

یہ دو کیسز اور دیگر دو آسٹریلوی کیسز میں زیر غور آئے۔ پہلا ڈینیل بمقابلہ فیڈرل کمشنر آف ٹیکسیشن (C.L.E. 29642 (1928))، جہاں، ناکس چیف جسٹس نے مشاہدہ کیا:

"میری رائے یہ ہے کہ اگر چہ اسے احاطے سے قطعی طور پر اور ضروری طور پر الگ نہیں کیا جاسکتا ہے یا اس کی کوئی الگ قیمت نہیں ہے، لیکن بنیادی طور پر اسے کسی بھی قیمت پر احاطے سے منسلک سمجھا جاسکتا ہے اور اس کی قیمت کچھ بھی ہو، ہونی چاہیے۔ احاطے کی قدر میں اضافہ کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔"

فیڈرل کمشنر آف ٹیکسیشن بمقابلہ ولیمسن (1943) 67 C.L.R. 561 میں رپورٹ کردہ دوسرے کیس میں، جسٹس رچ، پیج 564 پر مشاہدہ کیا گیا، درج ذیل ہے:

"لہذا کسی بھی معاملے میں خیر سگالی کی نوعیت کا تعین کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کاروبار کی قسم اور کس قسم کے گاہک کو اس بات پر غور کیا جائے کہ اس طرح کا کاروبار فطری طور پر اپنی طرف متوجہ کرنے کے ساتھ ساتھ ارد گرد کے حالات بھی کاروبار کی خیر سگالی ایک جامع چیز ہے جو اس کے محل وقوع کے لحاظ سے، جزوی طور پر اس کے انجام دینے کے طریقے اور اس کو چلانے والوں کی شخصیت کے لحاظ سے، اور ایک حصہ میں مسابقت کے امکان کے لحاظ سے، بہت سے گاہکوں کو اس میں کوئی شک نہیں۔ اپنی مرضی کے مطابق دینے میں ملے جلے محرکات۔"

ارل جوہن ڈکسنری آف انگلش لائی، 1959 ایڈن۔ "گڈ ول" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"کاروبار کی خیر سگالی وہ فائدہ ہے جو کسی خاص گھر میں، یا کسی خاص شخص یا فرم کے ذریعہ، یا کسی خاص تجارتی نشان یا تجارتی نام کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔"

اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ کاروبار کی اچھی مرضی کا انحصار مختلف حالات یا ان کے امتزاج پر ہوتا

ہے۔ مقام، خدمت، کاروبار کی حیثیت، اسے چلانے والوں کی ایمانداری، اور مسابقت کی کمی اور بہت سے دوسرے عوامل انفرادی طور پر یا ایک ساتھ مل کر خیر سگالی کو پورا کرتے ہیں، حالانکہ مقامیت ہمیشہ نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ محلے کو تبدیل کریں، اور خیر سگالی ختم ہو سکتی ہے۔ ایک ہی وقت میں، مقامیت سب کچھ نہیں ہے اپنی مرضی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی طاقت ایک یا زیادہ دوسرے عوامل پر بھی منحصر ہے۔ تھیٹر یا ریستوراں کے معاملے میں، کیا کیٹرڈ کیا جاتا ہے، سروس کیسے چلائی جاتی ہے اور مقابلہ کیا ہے، خیر سگالی میں بھی اپنا حصہ ڈالیں۔

مندرجہ بالا سے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خیر سگالی کے معاملے کو ٹریبونل نے جو کچھ کیا ہے اس سے کہیں زیادہ وسیع پیمانے پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کیس میں قانون کا سوال پیدا ہوا، اور ہماری رائے میں، ہائی کورٹ کو ٹریبونل کو اس پر مقدمہ چلانے کی ہدایت کرنی چاہیے تھی۔

دیوانی اپیل نمبر 776 آف 1957 کی اجازت ہے۔ ہائی کورٹ ایک مناسب سوال بنائے گی، اور ٹریبونل سے کیس کا بیان طلب کرے گی، اور قانون کے مطابق سوال کا فیصلہ کرے گی۔ اس اپیل کے اخراجات جو اب دہندہ برداشت کرے گا۔ لیکن ہائی کورٹ میں ہونے والے اخراجات نتائج کی پابندی کریں گے۔ دیوانی اپیل نمبر 777 آف 1957 میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

سی۔ اے۔ نمبر 776 آف 1957 کی اجازت ہے۔